«رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ»

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ الدُّنْيَا مَيْدَانًا لِلْعَمَلِ، وَكَرِهَ لَنَا التَّوَانِيَ وَالْكَسَلَ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: ﴿إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ﴾.

عزیزانِ مَن، اَصحابِ اِیمان! کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ کونسی چیز ہے جو انسان کے عزم و حوصلہ کی چِنگاری کو بُجھا دیتی ہے، اُسکی ہمت و قوت کو توڑ دیتی ہے، تو سُنیئے! یہ سُستی و کاہلی کا مرض ہے، جو نُفوس کو ربِّ رحمن کی اِطاعت سے روک دیتا ہے، قوموں میں اُنکی نَسلوں سے جِدّ و جَہد کا جذبہ چھین لیتا ہے، اُنکی ترقی و خوشحالی کے آڑے آجاتا ہے، جی ہاں! وہ سُستی ہی ہے جو ناکامی کا تیز ترین راستہ ہے، اور جو شخص لمبا عرصہ سُستی و کاہلی کا شکار رہے اُسکی اُمیدیں دم توڑ جاتی ہیں.

میرے بھائیو! سُستی کے پُر خَطر ہونے، اُسکے شدید نقصان دہ ہونے، اور اُسکے بُرے نَتائج کے اِظہار کے لیے جنابِ نبی کریم، صاحبِ خُلقِ عَظیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سُستی سے اللہ کی

پناہ میں آنے کا طریقہ سکھایا ہے، چُنانچہ آپ علیہ السلام کے صبح و شام کے اذکار میں یہ دُعا مذکور ملتی ہے:«اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ»، "اے اللہ! میں عاجزی و کاہلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں". اس لیے ایک مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ صبح و شام اللہ تعالیٰ سے سُستی سے بچنے کی دعا کرے، اور نبی کریم خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کو پڑھتا رہے، «رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ»، "اے رب! میں سُستی سے تیری پناہ چاہتا ہوں". اور کسی بندہ بشر کے شایانِ شان نہیں کہ وہ سُستی کا بہانہ تراش کر کام کاج چھوڑ بیٹھے، ابن عباس رضی اللہ عنہما اس بات کو سخت ناپسند فرمایا کرتے تھے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ: إِنِي كسلان، میں تو سُست آدمی ہوں.

اللہ کے بندو! اسلام ایسا دین ہے جو کام کاج کو پسند کرتا ہے، سُستی و کاہلی کو سخت ناپسند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے تو اپنے انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی عَمَل کا حکم فرمایا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ﴾، "اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزوں میں سے (جو چاہو) کھاؤ اور نیک عمل کرو، یقین رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو، مجھے اس کا پورا پورا علم ہے". اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بِلا اختیارِ اَسباب کے توکّل اور سستی سے منع فرمایا ہے، آپ علیہ السلام کا ارشاد ہے:

«**اعْمَلُوا وَلَا تَتَّكِلُوا**»، اعمال انجام دیتے رہو اور محض تقدیر پر بھروسہ کیے ہاتھ پر ہاتھ دَھرے بیٹھے نہ رہو.

اور حضرت عمر فاروق رضِی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو مسجد میں بیٹھے دیکھا تو اُن سے پوچھا کہ آپ لوگ کون ہیں؟ تو انہوں نے کہا: ہم توکُّل کرنے والے ہیں. تو عمر فاروق رضِی اللہ عنہ نے سختی سے اُنہیں ڈانٹا اور فرمایا: "**لَا يَقْعُدُ أَحَدُكُمْ عَنْ طَلَبِ الرِّزْقِ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي، وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ السَّمَاءَ لَا تُمْطِرُ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً**"، "کوئی شخص رزق کی تلاش چھوڑ کر یہ نہ کہے کہ "اے اللہ! مجھے رزق دے"، حالانکہ وہ جانتا ہے کہ آسمان سے نہ سونا برستا ہے نہ چاندی".

تو میرے بھائیو، اللہ کے بندو! سُستی سے بچیے، اور اُسکے اَسباب سے دُور رَہیے، اور اُسکے دَر آنے کے راستے و دروازے بند کردیجیے، اسی طرح سُست و کاہِل اَفراد کی صُحبت اختیار کرنے سے بھی بچیں، کیونکہ جو اُنکی صحبت میں رہتا ہے وہ خود بھی غفلت کا شکار ہوجاتا ہے، اور کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

لَا تَصْحَبِ الْكَسْلَانَ فِي حَالَاتِهِ * كَمْ صَالِحٍ بِفَسَادِ آخَرَ يَفْسُدُ**

کاہل شخص کی صحبت اختیار نہ کرو، نہ جانے کتنے ہی رِجالِ کار کسی دوسرے کے فساد کا شکار ہو کر خود برباد ہوگئے.

میرے بھائیو! ممتاز اور باصلاحیت لوگوں کے ساتھ رہیے، کیونکہ وہ کامیابی کا راستہ جانتے ہیں، آپکا ہاتھ تھامے آپکو کامیابی وفلاح کے راستے پر ڈالتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: **«الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ»**، "آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، لہٰذا تم میں سے ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے".

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ فَاسْتَغْفِرُوهُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

أَمَّا بَعْدُ: **عزیزانِ محترم، اَصحابِ ایمان!** ہمارا دینِ حنیف ہر چیز میں قوت و نشاط کے اظہار کو پسند کرتا ہے، جبکہ کسی بھی چیز میں سُستی و کاہلی کو ناپسند فرماتا ہے، چنانچہ حضرت عمر فاروق رضِی اللہ عنہ نے ایک شخص کو عبادت گُزاری کا ایسے اظہار کرتے ہوئے دیکھا گویا کہ وہ بے جان ہو اور کاہلی کے سبب ڈَول رہا ہو، تو عمر فاروق رضِی اللہ عنہ نے اسے سختی سے ڈانٹا اور فرمایا: لَا تُمِتْ عَلَيْنَا دِينَنَا، ہمارے دین کو مردہ بنا کر پیش نہ کرو.

اور سُستی کی سب سے خطرناک صورت یہ ہے کہ انسان رب تعالیٰ کی نِدا سُنے مگر سستی کا شکار ہو کر نماز میں شریک نہ ہو، البتہ جس نے نماز کو ادا کیا اُسکے بارے میں حدیث شریف میں آتا ہے کہ: «أَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ»، "وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ خوش مزاج خوش دل رہتا ہے، ورنہ بدمزاج سُست رِہ کر وہ دن گزارتا ہے".

میرے بھائیو! سُستی کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ انسان نیکیوں میں ٹال مٹول اور نوافل میں بے رغبتی کا مظاہرہ کرے.

اور اُس وقت بھی انسان سُست و کاہل لوگوں میں گردانا جاتا ہے جب وہ اپنے وطن، اپنے خاندان، اور اپنی ملازمت کے تئیں اپنے فرائض میں غفلت سے کام لے، نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کا فرمان ہے: «**احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَلَا تَعْجَزْ**»، جس چیز سے تمہیں حقیقی نفع پہنچے اس میں حرص کرو اور اللہ سے مدد مانگو اور کمزور نہ پڑو، مایوس ہوکر بیٹھ نہ جاؤ۔

تو اے عبادِ رحمان! اپنے اوقات کی قدر دانی کریں، کیونکہ عُمرگنی چُنی ہے، وقت بہت محدود ہے، اور قیمتی مواقع بادلوں کی طرح گزر جاتے ہیں، ان سے وہی فائدہ اٹھا سکتا ہے جو اپنے اوپر سے سُستی و کاہلی کی گرد جھاڑ دے، اور اپنے آج کو اپنے مستقبل کی ترقی کا زینہ اور اپنی رفعت وبلندی کی راہ بنائے، اس یقین کے ساتھ کہ جو محنت کرتا ہے وہ اپنی مراد پا جاتا ہے۔

هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْمُرْسَلِينَ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْفُتُورِ عَنِ الْعَمَلِ.

اللَّهُمَّ يَا سَمِيعَ الدُّعَاءِ، وَيَا مُجِيبَ الرَّجَاءِ، ارْزُقْنَا تَوْفِيقًا وَتَسْدِيدًا، وَأَعْمَالًا صَالِحَةً، وَأَرْزَاقًا وَاسِعَةً، وَقُلُوبًا شَاكِرَةً، وَأَلْسِنَةً ذَاكِرَةً.

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَإِلَيْكَ مُنِيبِينَ، وَلِأَسْبَابِ الْكَسَلِ وَالتَّوَانِي مُجْتَنِبِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ دَوْلَةَ الْإِمَارَاتِ بِحِفْظِكَ، وَتَوَلَّهَا بِرِعَايَتِكَ، وَحُطْهَا بِعِنَايَتِكَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ. اللَّهُمَّ احْفَظْ بِحِفْظِكَ الشّيخ محمد بن زايد رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، وَأَدِمْ عَلَيْهِ لِبَاسَ السَّدَادِ وَالْحِكْمَةِ، وَوَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشّيخ زَايِد، وَالشّيخ رَاشِد، وَسَائِرَ شُيُوخِ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى مَا تَفَضَّلْتَ بِهِ مِنْ غَيْثِكَ، وَبَسَطْتَهُ مِنْ خَيْرِكَ، وَنَشَرْتَهُ مِنْ رَحْمَتِكَ، اللَّهُمَّ زِدْنَا مِنَ الْغَيْثِ، وَاجْعَلْهَا سُقْيَا رَحْمَةٍ، عَامَّةً نَافِعَةً غَيْرَ ضَارَّةٍ، غَيْثًا مُغِيثًا، هَنِيئًا مَرِيئًا، تُحْيِي بِهِ الْبِلَادَ، وَتَرْحَمُ بِهِ الْعِبَادَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.